خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 1

Time 06:25

خدمت خلق کا مقصد اللہ کی راضا کا حصول ہے اولیا ء اللہ کے وصال کے بعد ان کی یادان کی صحبت زیادہ ہو تی ہے ؟

مر نا جس کو ہم کہتے ہیں مر نے سے مراد ہماری یہ ہو تی ہے کہ آدمی فنا ہو گیا ہمر نے سے مراد ہماری یہ ہو تی ہے کہ آدمی فنا ہو گیا لیکن آپ یہ دیکھئے کہ آدمی فنا نہیں ہو تا اگر آدمی فنا ہو گیا تو ایصال ثواب کیا چیز ہے رسول اللہﷺ نے ارشاد فر ما یا کہ اپنے بزرگوںکو ایصال ثواب کر و بڑی راتوں میں حضور پاکﷺ قبر ستان میں تشریف لیجا یا کر تے تھے وہا ں پڑھتے تھے لو گوں کو ایصال ثواب کر تے تھے تو جو چیز فنا ہو گئی مٹی ہو گئی اس کو ایصال ثواب کا کیا تعلق پھررسول اللہ ﷺ کایہ ارشاد بھی تھا جب تم قبر ستان جا ئو تو کہو السلام و علیکم یا اہل القبور... سلا متی ہو اے قبر میں رہنے والے لوگوں تم پر سلا متی ہو ۔ تو بھئی... جب فنا ہو گئی مٹی ہو گئی تو کیا سلام کس کو کر رہے ہیں ۔ سلام فنائیت کو کیا جا تا ہے یا بقا ء یہاں اتنے سارے آدمی ہیں جب ہی تو آپ کہیں گے السلام و علیکم اب وہاں وہاں ایک بھی بندہ نہ ہوآپ کہیں گے السلام و علیکم یا پھر آپ کویہ پتا ہو یہ مراقبہ ہال ہے اس میں ہمیں کو ئی بندہ نظر نہیں آرہا اس میں جو کو ئی پر دے پڑا ہوا ہے اس کے پیچھے لوگ ہیںپھر آپ کہیں گے السلام و علیکم تا کہ لوگ سن لیں تو حضور پاک ﷺ کا یہ بھی ر شاد ہے کہ جب تم قبر ستان جا تے ہو اور کہتے ہو السلام و علیکم یا اہل القبور... وہ تمہارے سلاموں کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن تم نہیں سنتے وہ اس لئے نہیں سنتے نہ تو تم کو سننے کی عادت ہے اور نہ جو آپ کا سننے کا جو طر یقہ ہے نہ اس کو سیکھنے کی کوشش تو جب آدمی مر گیا تو اس کا مطلب یہ ہواکہ اولیا ء اللہ جو یہاںزندہ ہیں وہ ان پر دے میں زندہ ہے گو شت پو ست کے پر دے میںزندہ ہے جسما نی مادی جسم کے پر دے میں زندہ ہے اور جب وہ یہاں سے منتقل ہو گیا تو اس نے ماد ی لباس اپنا اتار دیا پھینک دیا اور اب وہ خالصتاً اللہ کے ساتھ زندہ ہے ہتو یہی وجہ ہے کہ زندگی میں جتنا فیض کسی آدمی کو ملتا ہے تو مر نے کے بعد اتنا ہی فیض اس آدمی کو ملتا ہے بلکہ اس سے زیادہ ہے ملتا ہے ہاور اس کی مثال خواجہ غریب نواز یا داتا صاحب کی ہے تا ریخی واقعہ ہے خواجہ غر یب نواز نے وہاں چلے کیا اور پھر وہاں فیض پہنچا تو ان بخش فیض عالم نور خدا بہت ساراپیر کا کامل ملاتو جب داتا صاحب سے خواجہ غریب نواز کو تو ہر آدمی کو فیض پہنچ سکتا ہے کیوں نہیں پہنچ سکتا ۔ اب ایک واقعہ

سنا ہے ہمارے ایک بزرگ حضرت چو ہدری صاحب ہمارے حضور قلندر بابااولیا ء
کے بھا ئی وہ داتا صاحب کے یہاں گئے صاحب نظر سے کشمو قبور انہیںحاصل تھا
تو وہ کو ئی کا رو بار کر نا چا ہتے تھے د اتا صاحب سے انہوں نے اجا زت لی کہ
صاحب میں یہ کا رو بار کر نا چا ہتا ہوں انہوں نے کہا کرو ٹھیک ہے اللہ بر کت
دے گا انہوںنے اس بنیاد پر کہ صاحب داتا صاحب نے کہہ دیا اِدھر سے قرض اُدھر
سے قرض سب کچھ بیچ با ج کے وہ کا رو بار میں لگا دئیے وہ اتنا نقصان ہوا اتنا
نقصان ہوا کہ ایک پیسہ بھی نہیں بچا بھئی انہوں نے کہا یہ تو بڑی عجیب بات
ہے میں نے تو دا تا صاحب سے پو چھ کے کا رو بار کیا تھا یہ مجھے سنا یا تو اقبال
صاحب نا را ض ہو گئے داتا صاحب کے یہاں جا نا چھوڑ دیاکہنے لگے میرے تو سب
مقروض بھی کر دیا سفر کیا ہو نا تھا مجھے تو مقرو ض کر دیا تو نہیں گئے بہت
دن نہیں گئے تو بڑے ہمارے حضرت صاحب تھے وہ ہمارے وہاں تشریف لے گئے تو
داتا صاحب نے شکا یت کی کہ وہ اقبال نا راض ہو گیا اب یہاں نہیں آتا اور اس کو
تم یہ سمجھا ئو کہ ہم نے اس سے یہ کہا تھا تو یہ کام کر لے اللہ تجھے بر کت دے
گا اور میں تیرے لئے دعا کروں گا تو میں نے اپنی ذمہ داری پو ری کر دی اب اللہ
نے نہیں ما نی تو میں اللہ سے دورتو نہیں ہو سکتا میں نے وعدہ کیا تھا دعا
کروں گا تو میں تو کو ئی خدا ہوں نہیں تو اچھا میں یہ کام کر تجھے بر کت ہو
جا ئے گی یہ میں نے اس لئے کہہ دیا کہ میرا تجر بہ یہ تھاکہ ہے میں اللہ سے جو
بھی دعا کر تا ہوں اللہ قبول کر لیتا ہے تو اس تجر بہ کی بنیاد سے یہ ہے کہ
میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں اللہ قبول کر لیتا ہے تو میں نے اس سے کہا اب میں
کیا کروں اللہ نے قبول نہیں کیا تو تو اس میں کو ئی مسلحت ہو اور بعد میں پھر
وہی ہوا آگے کا رو بار سے ہٹ کر فقیر بن گئے فقیر ممکن ہے اگر اس میں کا
میاب ہو جا تو وہ دنیا میں اتنے پھٹ جا تے تو وہ رو حانیت کے لئے تو آتے ہی نہیں
اللہ کی طر ف تو دیکھئے اس میں اب اس میںد یکھئے داتا صاحب کا یہ واقعہ
خواجہ غریب نواز کو فیض پہنچ گیا اب اقبال حمید صاحب کا یہ واقعہ کہ انہوں
نے کہا کہ بھئی میں دعا کروں گا ہاور انہیں نقصان ہو گیا فا ئدہ نہیں تو یہ جب
آدمی اس دنیا سے چلا جا تا ہے تو اس دنیا کی آلائش ہے جسمانی آلا ئش ہے
خون ،بلغم ،تھوک ،پیشا ب، پخانہ یہ وہ کو ئی بھی ہو اولیا ء اللہ ہو بھئی یہ تو
اس کے ساتھ لگے ہو ئے جب تک وہ ہے تو اس سے آزاد ہو جا تا ہے اور اس سے
آزاد ہو نے کا مطلب یہ ہو تا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ پا گیزگی اور لطیف ہو
جا تا ہے اور جتنا زیادہ سے زیادہ لطافت اور پا گیزگی لطا ئف اس کے اندر آتی
ہے ظا ہر ہے اسی منا سبت سے اللہ سے بھی اس کا تعلق قائم ہو جا تا ہے تو
وہ اللہ سے تعلق قائم ہو نے سے یہ مر نے کے بعد یہ ہو تا ہے کہ وہ کہ اللہ سے
تعلق قائم ہو جا تا ہے جسمانی کثافت کے آزاد ہو نے سے زیادہ ہو جا تا ہے ۔
اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 2

Time 39:38

مزار سے لوگوں کو فیض کس طرح ملتا ہے ؟

قبر جو ہے قبر ایک سمپل ہے ایک علامت ہے ۔کسی آدمی کی آخری مقام مثلاً
ایک آدمی مر گیا اس کو وہاں لیجا کر دبا دیا وہ اس کا آخری مقام ہے وہ کو ئی
بھی ہو اولیا ء اللہ ہو ایک بزرگ ہو یا کو ئی عام آدمی ہو قبر اس کا آخری
مقام ہے اس کو آخری گھر بھی کہتے ہیں بھئی آخری گھر قبر ہے قبر کا جہاں
تک تعلق ہے قبر کی اپنی حیثیت آخری مقام کے علاوہ کچھ نہیں ہے دو سری بات
یہ ہے کہ جب جسم قبر کے اندر چلا جا تا ہے تو شہداء اور انبیا ء کے علاوہ ایسی
کو ئی خبر نہیں ملتی قرآن پاک کے علامت نہیں ملتی کہ جسم محفوظ رہے گا
شہداء کے جسم اور انبیا ء علیہم الصلوٰ ة والسلام کے جسم اور مخصوص ان اولیا
ء اللہ کے جسم جو اللہ تعالیٰ کی نظامت کے کرامات ہیں ان کے علاوہ جسم
محفوظ کے کسی کا نہیں رہتا ۔مٹی میں مل کر مٹی بن جا تا ہے اب وہ مٹی بن
کر تو فیض کیسے حاصل ہو گا سوال یہ ہے کہ ایک آدمی زندہ ہے زندہ آدمی
سے فیض حاصل ہے وہی آدمی مر گیا چا ر پا ئی پر اس کی لا ش پڑی ہو ئی ہے
کیا اس سے آپ کسی قسم کا فیض حاصل کر سکتے ہیں ؟ہیں بھئی تو اس کا
مطلب ہے جسم سے فیض کا کو ئی تعلق نہیں جو اس جسم میں روح سے اس
سے فیض کا تعلق ہے یہ بہت غور طلب بات ہے کہ ایک آدمی زندہ ہے چل پھر
رہا ہے وہ آپ کو فا ئدہ بھی پہنچا رہا ہے ،نقصان بھی پہنچا رہا ہے،آپ سے
خوش بھی ہو رہا ہے وہ آپ سے نا را ض بھی ہورہا ہے ۔وہی آدمی مر گیا اس
کے ہا تھ پیر بھی ہیں ہا تھ ناک بھی ہے وہ چا ر پا ئی پر لیٹا ہوا ہے آنکھیں بند
کر کے یعنی مر ا ہوا ہے اس سے آپ کوک کو ئی نقصان پہنچ سکتا ہے کو ئی فا
ئدہ پہنچ سکتا ہے نہیں پہنچ سکتا تو اس کا مطلب ہے جسم کی کو ئی حیثیت
نہیں ۔جسم قبر میں ہو مر نے کے بعد یا جسم زمین پر ہو مر نے کے بعد یا زمین
پر چا ر پا ئی پر ہو اس سے کو ئی فا ئدہ نہیں ہو تا تو فیض حاصل ہو تا ہے
روح سے تو روح مر نے کے بعد نہیں مر تاوہ روح کے اوپر کیوں کہ موت وارد نہیں
ہو تی تو اس لئے جب ہم کسی اولیا ء اللہ کے مزار پر جا تے ہیں اور وہاں جا کے
اپنی استعداہ بیان کر تے ہیں تو دراصل ان کی روح سنتی ہے اور رو ح جو ہے وہ
ہماری مدد کر تی ہے کچھ لوگوں کو یہ خیال ہے کہ قبر پر جا کر مانگنا جو ہے
وہ شرک ہے اس لئے شرک ہے کہ کو ئی کہتا ہے کہ بیٹا دو کو ئی کہتا ہے کہ
ہمارے کا رو بار کر دو کو ئی کہتا ہے جی فلاح نے ہمارا کام کر دیا تو اگر کو ئی
بندہ قبر پر اس نیت سے جا تا ہے کہ نا اعوذ بااللہ قبر میں اللہ میاں لیٹے ہو ئے

ہیں تو پھر یہ شرک ہے لیکن اگر کو ئی بندہ اس لئے جا تا ہے کہ قبر میں ایک
بزرگ ہیں اور بزرگ کی روح ہے اور اس رو ح سے آپ کو سوال کر تے ہیں اور
استعدا کر تے ہیں تو وہ روح اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر تی ہے تو اس میں کو
ئی ایسی بات سمجھ میں نہیں آئے جس کو آپ کہیں نا جائز ہے ہرو ح نے اللہ
سے را بطہ کیا جس طر ح یہاں رو ح ہو تی ہے نہ آپ کا ایک باپ ہے اب آپ کا
باپ مر جا تا ہے آپ کہتے ہیں ابا دعا کرو اور جب آپ کا وہی باپ مرجاتا ہے آپ
اس سے یہ نہیں کہتے ابا دعا کرو ایسا کیوں اس کا مطلب ابا کے اندر جب تک
روح موجود ہے ابا دعا کر یں گے اور اباکے اندر سے جب روح نکل گئی تو ابا دعا
نہیں کر یں گے ہپھر وہی بات ہوگئی کہ دعا کا تعلق روح سے جسم سے نہیں تو
قبر میں جا نے کے بعد جسم سڑ سکتا ہے رو ح تو نہیں روح موجودہے تو ہم روح
سے را بطہ قائم کر یں گے اور اللہ کے وہ دو ست ہو تے ہیں اللہ کے وہ بندے ہو
تے ہیں ان سے دعا کر اتے ہیں لیکن یہ سمجھ کہ قبر پر جا نا کہ وہ نا اعوذ
بااللہ خدا ہیں یہ تو شرک ہے اس طر ح نہیں ہو تا ہ اب جیسے دا تا صاحب کے
بارے میں خواجہ غریب نواز تشریف لے گئے وہاں چا لیس دن انہوں نے چلہ کیا
اس کے بعد انہیں فیض حاصل ہوا کہ علم فیض عالم نور خدا ... اب خواجہ
غریب نواز جیسے سلطا ن ہند نے یہ بات کہی اورثا بت ہوا کہ مزار سے فیض ہو
تا ہے لیکن مزار میں وہ جسم جو ہے وہ باڈی اس سے فیض نہیں ہو تا ہے روح
سے فیض ہو تا ہے تھو ڑا سا پر دے کی بات ہے اس میں یہ خامخاں اچھا اب
کچھ یہاں یہ بھی بات سامنے آجا ئے کہ لو گ جا کے قبروں پر سجدے کر تے ہیں
ہم نے دیکھا ہے ہمارے خیال سے تو وہ صیحح نہیں ہے ہم اس کو کسی بھی طر
یقہ سے جا ئز قرار نہیں دیں گے اس لئے کہ ہمارا پیرو مر شد زندہ ہو تا ہم
اس کی خدمت میں جا تے ہیں تو کو ئی آدمی اسے سجدہ نہیں کر تا تو مر نے کے
بعد کیا خصوصیت اس میں ہو گئی کہ اس کو سجدہ کیا جا ئے آدب و احترام
سلام دعا قرآن پاک کا پڑھنا ایصال ثواب کر نا یہ سب اپنی جگہ ہے صیحح ہے
لیکن یہ لیکن اب سجدے میں بھی ایک بات اب میں گیا تھا سیون شریف میں گیا
تو وہاں میں نے دیکھا با قا عدہ لوگ سجدے کر رہے ہیں چو کھٹ پر کو ئی سر
رکھ رہا ہے کو ئی میری طبیعت بڑی خراب ہو ئی تو یہ تو کھلا شرک ہے ہ تو
اس طبیعت خراب ہو نے سے ذہن جو ہے وہ پرا گندہ ہو گیا جب میں مرا قبہ
میں بیٹھا تو ایسی کیفیت مر تب ہو ئی تو بہ استغفار کی سب کچھ کیا یعنی کو
ئی کیفیت یعنی مراقبہ کھلا نہیں قلندر صاحب کی زیارت بھی ہو ئی ملا قات
بھی ہو ئی اس سے سیدھی سیدھی بات ہے میں بتدیل ہو کہ کچھ دیر بیٹھا رہا
پندرہ بیس منٹ اس کے بعد جب دل نہیں لگا اٹھ کھڑا ہو گیا تو غیر دانستاں
طور میں قلندر صاحب کا جو مزار تھا اس کے پیت یوں آکر کھڑا ہو گیا وہاں چا
ندی کا بنا ہوا کھڑاا بنا ہو اتھا میں وہاں ہا تھ رکھ کر کھڑا ہو گیا تو ہا تھ
رکھنے سے میرے اندر ایک کر نٹ سا دوڑتا ہوا محسوس ہو اسوسوسوسو... کر
کے پو رے با ڈی میں ایک خاص قسم کا ہلکا کر نٹ مجھے لگتا ہوا محسوس ہو

اس کر نٹ کی وجہ سے میرے اوپر ایک کیفیت طاری ہو ئی اور جمود بھی ہو
گئی جیسے آدمی کھڑے کھڑے سو جا تا ہے تو میں ایسے پکڑ ہوا کھڑا تھا تو میں نے
یہ دیکھا میں نے یہ دیکھا اسی خواب میں کہ جیسے لال شہباز قلندر لیٹے ہو ئے
ہیں اور ان کے پیراس طرف ہیں تو غیر اختیاری طور پر خواب کی حالت میں
میں نے ان کے پیروں کو چو ما جیسے ہی میں نے پیروں کو چوما تو کٹھرے پرمیرا
منہ ایسا لگا جا کر تو میری چو ٹ لگی دانتوں میں با قاعدہ میں ایسے ہوا تو
میں نے یہ کہا کہ بھا ئی دیکھو اب جتنے بھی لو گ یہاں کھڑے ہیں وہ تو یہی
سمجھیں گے کہ خواجہ صاحب نے مزار کو بو سہ کیا حالا نکہ میں نے بوسہ وسہ
کچھ نہیں کیا میں نے تو خواب میں اس کٹھرے کو چو مہ اور میری چو ٹ
محسوس ہو ئی اور اس سے میری آنکھ کھل گئی ۔میں نے وہاں غور کیا اور غور
کر نے کے بعد جو آدمی وہاں جو کر رہا ہے ممکن ہے وہ قلندرصاحب کے پیر ہی
چو م رہا ہوگا ہم اسے اسے سمجھ رہے ہوں گی سجدہ کر رہا ہے تو ہمیں کیا
حق پہنچتا ہے کہ ہم یہ کہیں کہ جو کر رہا ہے شرک کر رہا ہے بھئی تم جس
کام کے لئے جا تے ہو وہاں جا ئواپنا کام کر کے آجا ئو ہرآدمی کو اپنی قبر میں سو
نا ہے ہر آدمی کو اپنا حساب کتاب دینا ہے اگر کو ئی آدمی لا ل شہباز
قلندرکواللہ سمجھ کر سجدہ کر رہا ہے تو وہ اللہ جانے وہ جا نے لیکن ہے ہی
یہ شرک لیکن اگر وہ کسی ایک مخصوص کیفیت میں کچھ کام کر رہا ہے ۔تو
کیوں کہ ہم محاسب نہیں ہیں اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے کسی کے معاملات
میں داخل دینے کی اللہ تعالیٰ نے حضور پاکﷺ سے فر مایا ...عربی آیت ...ہم نے
تمہیں داروگابنا کر نہیں بھیجا ہم نے تمہیں بس اتنا ہے کہ تم پہنچا دو تو آپ کا
بھی یہ کا م ہے اگر کو ئی آپ کی بات سنے آپ اس کو پہنچا دیں تاکہ ایک طر
ف ہو جا ئیں اپنے کیا ضرورت ہے آپ کو دو سروں کے معاملات میں الجھنے کی
اپنا معاملہ تو سیدھا کرو خود تو ہم سب سے بڑے منا فق ہیں اور دو سروں کی
ہم تلاش کر رہے ہیں یہ شرک ہے یہ کفر ہے بھئی تم اپنی اصلاح کرو جب تم
اپنی اصلا ح کرو گے ہر آدمی اپنی اصلا ح کر ے گا تو یہ ثابت ہوا کہ بزرگوں کی
قبر سے فیض حاصل ہو تا ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 3

Time 00:57

٤۔حضرت ابراہیم سے پہلے کیا کو ئی دین تھا ؟

کیوں نہیں تھا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم الاسماء سیکھا یا اللہ
نے آدم علیہ السلام کو علم الاسماء سیکھا یااپنی نیا بت اور خلا فت عطا کی اور
فر شتوں سے سجدہ کر وایا تو تسلسل دین تو حضرت آدم علیہ السلام سے
شروع ہوا جبکہ ابرا ہیم علیہ السلام نے تو پھر اس کی تشدید کی جیسے رسول
اللہﷺ نے تمام پیغمبروں کی تعلیمات کی تشدید کی اسی طر ح حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے ز مانے میں جو بیج میں گیپ پڑا ان
لوگوں نے اپنی مسلحتوں کے تحت دین میں خرا بیاں پیدا کر دی اس کی تشدید
کی ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 5

Time 05:45

کیا کو ئی طر یقہ پرورش ایسا ہے کہ بچہ لا شعور کی دنیا سے کٹ نہ جا ئے ؟

با لکل ممکن ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ جس ماحول میں وہ پر ورش ہے
پا رہا ہے اس ماحول میںلوگ ایسے ہوں جو غیب سے واقف ہوں سب سے پہلے
تو ماں باپ زیر بحث آتے ہیں ماں باپ اگر غیب سے متعارف ہیں ماں باپ کو فی
الواقع غیب پر یقین ہے تو بچے کو وہ غیب منتقل ہو جا ئے گا اب دیکھئے بچے وہی
زبان بو لتا ہے جو ماں بو لتی ہے باپ بولتا ہے کسی انگریز کے بچے کو آپ نے اردو
بو لتے دیکھا ہے کسی اردو

Speking

کو آپ نے انگریزی بو لتے ہو ئے نہیں دیکھا ہو گا بعد میں وہ سیکھ لے یہ الگ
بات ہے تو اب اگر ماحول میں ماں باپ کے ماحول میں اللہ تعالیٰ سے قربت ہے
غیب پر یقین ہے رسول اللہﷺ سے عشق ومحبت ہے تو یا ملا بچے کو وہ چیزیں
منتقل ہو تی ہیں لیکن ہمارے یہاںبہت بڑی بد نصیبی ہے یو رپ میں بھی ہماری
اولاد ایسی ہے ہماری اولاد ایسی ہے ہمارے یہاںبہت بڑا علمیہ ہے اور اللہ تعالیٰ
اپنا حفظ و ایمان رکھے بڑی زیادتی کی بات ہے کہ والدین اولاد سے وہ کچھ چا
ہتے ہیں جو خود کچھ نہیں کر تے مثلاً باپ نماز نہیں پڑھتا کہتا ہے بیٹے کو نماز
پڑھا ئو باپ سنیما دیکھتا ہے بیٹا سنیما دیکھنے جا ئے گا تو اسے ما رتاہے تو سنیما
دیکھنے کیوں گیا تھا ۔ تو اب جب والدین وہی کچھ کام جوکچھ کام خود کر تے
ہیں تو جب اولاد کو ما نا کر تے ہیں تو اولاد باگتی ہے یہ عام ہے ہمارے یہاں

مثال کے طور پر یہ کہ آپ دیکھیں گے ہر ماں باپ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں
بلا وجہ یعنی ساتھ بھی رہنے پر مجبور ہیلڑ بھی رہیں ہیں اب اولاد دیکھ رہی
ہے اما ں ابا تو لڑ رہے ہیں وہ آپس میں بہن بھا ئی لڑتے ہیں جب بہن بھا ئی
لڑتے ہیں تو والدین کو تکلیف ہو تی ہے یہ کیا مصیبت ہے بھئی یہ تو ہر وقت
بہن بھا ئی لڑتے رہتے ہیںباپ وہ جناب شکوہ شکا یت کر تی ہیںسمجھا تے ہیں
مار پٹا ئی کر تے ہیںاور خود لڑنا نہیں چھوڑتے پھر اماں ابا جو ہیں وہ جناب آملو
کاملوکے چکر میں پھر تے ہیں کہ جی ہمااری اولاد تو آپس میں لڑتی رہتی ہے
میں ان سے پو چھتا ہوں تم آپس میں میاں بیوی لڑتے ہوں کہنے لگے وہ تو گھر
میں ہو تی ہی لڑا ئی ہے بھئی جب گھر میں لڑا ئی ہوتی ہے تو بچے بھی لڑیں
گے تو بات یہ ہے کہ اگر والدین خود گھر میں نہ لڑیں بھئی بیوی شو ہر کا احترام
کر ے شو ہر بیوی کا احترام کر ے تو ظاہر ہے بچے بھی ایک دو سرے کا احترام کر
یں گے ہایک بڑی مصیبت یہ ہو تی ہے کہ بچوں کا ذہن ہو تا ہے چھوٹا جب وہ
یہ دیکھتے ہیں کہ بھئی باپ بھی لڑ رہاہے ماں بھی لڑ رہی ہے تو اب وہ یہ
دیکھتے ہیں کہ اس میں کمزور کون ہے ہ اب انہوں نے یہ دیکھا کہ صاحب باپ
کم بولتا ہے ماں زیادہ بولتی ہے نتیجہ یہ ہو تا ہے بچوں کی ساری دلچسبیاں
باپ کے اوپر ہو جا تی ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں باپ زیادہ بو لتا ہے ماں کم بو لتی
ہے تو تو بچوں کی ساری دلچسبیاں ماں ہے اوپر آجا تی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہو
تا ہے کہ کو ئی بچہ باپ سے با غی ہو جا تا ہے کو ئی بچہ ماں سے با غی ہو جا
تا ہے تو میں نے تو یہاں تک بچوں کو کہتے سنا کو ئی کہتا ہے کہ جی مجھے اپنے
ابا سے نفرت ہے کو ئی بچہ کہتا ہے مجھے میری اماں سے نفرت ہے بھئی کیوں
نفرت ہے کہنے لگے جی اماں لڑتی رہتی ہے ابا کچھ نہیں بو لتے ابا لڑتے رہتے
ہیں اماں کچھ نہیں بو لتی تو یہ جو کچھ یہ ماحول ہے بے سکونی کا تو اس کی
ایک بنیادی وجہ یہ ہمارے والدین ہی ہیں یہ بچے نہیں ہیں ہہم بچوں کو قصور
وار سمجھتے ہیں بھئی ہم زور سے نہیں بو لیں گے ہمارے بچے خود ہی زور سے
نہیں بو لیں گے ہم میاں بیوی آپس میں پیار محبت سے رہیں گے ہمارے بچے آپس
میں بہن بھا ئی بھی پیار محبت سے رہیں گے تو اگر آپ کا ماحول ایسا ہے کہ
جس میں غیب کی دنیا سے متعا رف ہیں ماں باپ تو بچے متعارف ہے شعوری
طور پر بھی متعارف رہے گا عام طور سے آپ یہ دیکھئے میں یہی سو چا کر تا تھا
ایک خاندان ہے جس کے پاس چار پیسے ہو جا تے ہیں وہ اچھا خاندان ہو جا تا
ہے اور جس کے پا س چا ر پیسے نہیں ہو تے وہ چمار ہو جا تا ہے پھر تجربہ نے
یہ بتا یا کہ بھئی نہیں خاندان کا اثر ہو تا ہے تو میں نے غور کیا تو غو ر کر نے سے
مجھے یہ پتا چلا کہ قرآن پاک میں سب کہ سب ابرا ہیم کی اولاد ہیں اس کا
مطلب یہ ہوا کہ چھبیس پیغمبروں نے حضرت ابرا ہیم علیہ السلام کی طر ز
فکر کو اپنا یا اسی صورت سے اگر ہمارے اندر پیغمبروں کی طرز فکر منتقل ہو
جا ئے اور پیغمبروں کی تعلیمات پر ہم صیحح معنوں میں عمل کر یں تو ہماری
اولاد بھی پیغمبر وں کی تعلیمات پر عمل کر ے گی اور پیغمبروں کی طر ز فکر ان

کے اندر منتقل ہو جا ئے گی اور پیغمبروں کی طر ز فکر کی یہ ہو تی ہے کہ انہیں غیب پر یقین ہو تا ہے غیب ان کے مشا ہدے میں ہو تا ہے۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 6

Time 02:47

حدیث'' قلم لکھ کر خشک ہو گیا ہے ''انسان نے اللہ کو کتنا اختیار دیا ہے ؟

یہ تو ایک حدیث ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے ارشاد فر مایا ...جب فر قلم بما ہوا ...عربی آیت ... ایک تو یہ حضور قلندر بابااولیاء نے اپنی طر ف سے کو ئی بات نہیں کہی جو اللہ نے ارشاد فر مایا وہ انہوں نے بتا دیا جو حضور پاکﷺ نے فر ما یا حضور پاک ﷺ کے وارث ہیں حضور قلندربابا اولیا ء جو بھی کچھ انہوں نے فر ما یا وہ تعلیمات سے با ہر نہیں ہے ...عربی آیت ...قلم لکھ کر خشک ہو گیا یعنی جو کچھ ہو نے والا ہے یا جو کچھ آئندہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے اسے لو ح محفوظ پر لکھ دیا ہے اور یہ ہم سب جا نتے ہیں کہ لو ح محفوظ پر تو کچھ بھی نہیں ہو تا اگر لو ح محفو ظ پر پتھر بھی نہیں ہلتا اگر لو ح محفوظ پر پتا ہلنالکھا ہے تو پتا بھی نہیں ہلتا لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرو گرام کے تحت بات وہی آتی ہے انبیا ء کے ذریعے اچھا ئی اور برا ئی کا تصور منتقل کر دیا ہے اب قتل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فر مایا ہے کہ ایک مسلمان کا قتل پو رے مسلمان کا قتل ہے اب ایک آدمی قتل کر دیتا ہے جس کی مدد سے وہ اللہ تعالیٰ نے وہ لوح محفو ظ پر تو لکھا ہو ا ہے کہ قتل ایک قتل بھی لکھا ہوا ہے موت بھی لکھی ہو ئی ہے سب کچھ لکھی ہو ئی ہے لیکن ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا بھی دیا ہے کہ قتل نہیں کر نا تو ایک بندہ اگر قتل نہیں کر تا اللہ تعالیٰ ایسے اسباب فراہم کر دیتا ہے وہ قتل سے محفوظ رہ جا تا ہے تو یہ جو کچھ ہو نا ہے ہو رہا ہے یا ہو گا وہ سب لوح محفوظ پر پہلے سے موجو د ہے کیوں کہ لو ح محفوظ پر پہلے سے موجود ہے اس لئے سب کا سب ما ضی ہوا زمانیت ہو ئی لیکن اللہ تعالیٰ نے چو نکہ بندے کو اختیار دے دیا ہے اچھا ئی اور برا ئی کے استعمال کا اس لئے جب وہ کر ے گا تو وہ بڑری ذمہ نہیں ہو سکتا اچھا ئی کر ے گا اس کا اجر بھی ملے گا ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 6

Time 04:04

اللہ نے انسان کو کتنا اختیار دیا ؟

جتنے بھی پیغمبر تشریف لا ئے صیحح تعداد تو کسی کو بھی معلوم نہیں لیکن جو بتا یا جا تا ہے وہ یہ کہتے ہیں ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبر یہاں دنیا میں تشریف لا ئیاب تقریباً جب کہہ دیا تو تو ایک لاکھ چو بیس بھی ہو سکتے ہیںاور ایک لا کھ 23بھی ہو سکتے ہیں لیکن یہ بات مانی پڑے گی کہ ایک لاکھ تیئیس ہزا ر یا ایک لاکھ چو بیس ہزار اتنی بڑی تعداد ہے کہ کسی بھی صورت سے اس کو نظر اندا ز نہیں کر سکتا وہ بھی پیغمبر انسان نہیں پیغمبر جو ہر انسانی کے جو ہر اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے اللہ تعالیٰ کے ہدا یت یا فتہ بندے ،اللہ تعالیٰ سے علوم آراستہ بندے ان ایک لا کھ چو بیس ہزار برگیذیرہ بندوں اور پیغمبروں کی تعلیمات پر عمل اور غور کیا جا یئے تو مختصر یوں کہا جا ئے گا کہ تمام پیغمبروں نے نو ع انسانی میں اچھائی اور برائی کا تصور منتقل کیا کہ ایک اچھا ئی ہو تی ہے اور ایک برائی ہو تی ہے اور ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی بتا یا ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھا ئی کو پسند کر تے ہیں اور برا ئی کو اللہ تعالیٰ نا پسند فر ما تے ہیں اچھا ئی کا اجر ملتا ہے اور برا ئی کا اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے عذاب ملتا ہے نو ع انسانی میں کو ئی ایک انسان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ اچھا ئی کیا ہے اور برا ئی کیا ہے ہر آدمی جانتا ہے کہ جھوٹ کسی کا حق ما رنا بری بات ہے، ہر آدمی جانتا ہے کہ جھوٹ بتوں کو پو چھنا بری بات ہے،شرک کر نا بری بات ہے بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اچھا ئی اور برا ئی کے بارے میں تصور منتقل کر دیا تو اس منتقلی کے بات یہ جواب نہیں رہتا کہ صاحب ہمارے پاس کو ہدا یت ہی نہیں آئی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے زمین کے چپے چپے پر پیغمبر بھیجا تاکہ لوگو ں کو ہدا یت پہنچ جا ئے اب اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار بھی نہیں دیا کہ تو چا ہے تو برا ئی کو اختیار کر لو چا ہے تو اچھا ئی کو اختیار کر لو لیکن یہ دونوںچیزیں اللہ کی طر ف سے ہے اچھا ئی اور برائی دونوں اس لئے ہیں اگر شیطان نہ ہو تا تو کیسے انسان برا ئی ادراک ہی نہیں ہوتا کا قیام اختیار کر تا تو دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس کا قیام پر ہے کہ انسان اچھا ئی اور برا ئی اختیار کر نے اچھا ئی اور برا ئی کر نے کا اختیار عطا کر دیا ہے جب کو ئی انسان اپنا اختیار اچھا ئی میں استعمال کر تا ہے اللہ کی دی ہو ئی تو فیق کے ساتھ وہ اچھا ئی شرو ع کر دیتا ہے اور جب کو ئی انسان اللہ تعالیٰ کی ہدا یت کے بر عکس برا ئی اختیار کر تا

ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مانا نہیں کر تے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لا کھ چو بیس
ہزار پیغمبروں کے ذریعے اچھا ئی اور برا ئی کا علم منتقل کر دیا ہے۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 7

Time 05:39

سلسلہ عظیمیہ میں یا حیی یا قیوم پڑھنے کی کیا وجہ ہے ؟

اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی آسماء ہیںان میں سب میں صفا تیں ہیں اور اور اسم
کہتے ہیں صفت کو ہیں جب کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے آسماء تو اس کا مطلب یہ
ہے کہ ہو تا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ
کی صفت میں کچھ آسماء جلا لی ہو تے ہیں کچھ جمالی ہو تے ہیں یا یہ الگ
ایک بحث ہے جلا لی کیا جمالی کیا یا حیی یا قیوم جو ہے یہ جمالی اسم ہے اور
اس کا جو تر جمہ ہے وہ یہ ہے کہ اہ وہ ذات جو وسائل کے ساتھ زندہ رکھتی
ہے وہ زندہ رکھنے والی ذات جو وسائل کے ساتھ قائم رکھتی ہے اور زندہ
رکھتی ہے اب وسائل میں دنیا وی وسائل بھی ہیں اور وسائل میں اخراوی وسائل
بھی ہیں تو کو ئی انسان جو اس دنیا میں آگیا ہے وسائل کا محتاج ہے مثلاً دنیا
وی اعتبار سے بھی اور جب تک اس کو وسائل فراہم نہیں ہونگے اس کو نہ وہ
روٹی کھا سکتا ہے نہ وہ کپڑا پہن سکتا ہے اسی صورت سے اخروی وسائل بھی
ہیں مطلب یہ کہ روحانیت سے واقفیت رو حانی صلا حتیں اس کے اندر موجود
ہیں مطلب یہ کہ نماز رو زہ حج زکوٰۃ کی طرف متوجہ ہو گی اس کو صیحح
عمل کر نا یہ سب وسائل ہیں تو اس کی آخرت کی زندگی سوار تے ہیں تو یا
حیی یا قیوم اللہ تعالیٰ کے ایسے آسماء ہیں دو یا حیی یا قیوم الگ الگ نام ہیں
کہ ان کے ورد سے ایک طر ف دنیا وی وسائل فراہم ہو تے ہیں اور دو سری طر
ف انسان کے اندر ایسی رو شنیوں کا ذخیرہ ہو جا تا ہے کہ وہ رو شنیاں وسائل
بن کر اس کی رو حانی صلا حیتوں کے تجدید کر تی ہے اور اس کو غیب کی دنیا
سے رو شنا س کر تی ہیں اس لئے یا حیی یا قیوم سلسلہ عظیمیہ میں زیادہ پڑھا
یا جا تا ہے اور سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں ہی نہیں دو سو سلسلہ رو حانیت میں
را ئج ہیں تقریباً دو سو سلسلہ ہر سلسلہ میںیا حیی یا قیوم کا ورد ضروری ہے
کو ئی بھی سلسلہ ایسا نہیں ہے جس میں یا حیی یا قیوم کا کسی نہ کسی طر
ح ورد نہ بتا یا جا تا ہو ۔حضور قلندر بابا اولیا ء ان آسماء کی جو صفات ہیں اور
ان آسماء کی جو رو شنیات ہے اور ان آسماء کے جو انوار ہیں ان کو سامنے رکھ

کر سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا یہ بنیادی سبق قراردے دیا اسی طر ح یہ سلسلہ
سہروردیہ کا بھی بنیادی سبق ہے یا حیی یا قیوم تو یاحیی یا قیوم کا تر جمہ ہے
ہے وہ ذات زندہ رکھنے والی جو وسائل کے ساتھ ہمیں زندہ رکھتی ہے اور دین
دنیا کے وسائل کے ساتھ زندہ رکھتی ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 8

Time 13:20

حال کی کیفیت ،زمان و مکان ،زمین پر ایک وقت پر کتنے ابدال ہو تے ہیں ؟

درود وظا ئف کے دو ران تو حال کیفیت وہا ں نہیں ہو تی البتہ قولی کے دو ران
یا کو ئی ایسا ساز ہو اس ساز سے اس کی جسم کی حرکت جو ہے بے قرار ہو
جا ئے اسی صورت میںحال دورد وظا ئف میں حال آتے نہیں ہم تو دیکھا نہیں
کسی کومیرا خیال ہے جن صاحب نے سوال کیا ہے وہ دوردو وظا ئف کی محفل
نہیں بلکہ قوالی کی محفل وغیرہ جو ہو تی ہے اس میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ
لوگوں کو حال آجا تے ہیں اور وہ ہلنے لگتے ہیں جھلنے لگتے ہیںسر ما رنے لگتے
ہیں کھڑے ہو کے نا چنے لگتا ہے تو یہ میں نے بھی دیکھا ہے کہ سلسلے میں آنے
سے پہلے بھی اس کو دیکھتا رہا ہوں تو میرے ذہن میں یہ خماں خاں کی بات
آتی تھی کہ ب وقوفی کی بات ہے آدمی نا چ رہا ہے لیکن ایک دفعہ ایسا اتفاق
ہو نا ظم آباد ایک نمبر میں وہاں ایک صاحب صبح کے وقت بجنو تو اس میں میں
با ہر کھڑا ہو گیا اس کی آواز مجھے اچھی لگی تو پھر میں نے پر دے پڑا ہوا تھا
دروازے پر اس کو اٹھا کر دیکھا تو وہاں ایک صاحب بجار ہے تھیب بیٹھے ہو ئے
بالکل وہ بے خبر تھے آنکھیں ونکھیں بند تھیں اور یہ اندا زہ ہو رہا تھا کہ یہ با
لکل اپنے آپأ سے بے خبر ہیں کہ اس ساز میں اتنی زیادہ کشش تھی کہ میں پر
دہ ہٹا کر اندر جا کر بیٹھ گیا اس سے یہ ہوا کہ میرے جسم کے اندر بہت ہلکا
سوسوسوسو ... اور اس کے ساز کی جو آوا   ہلکا کرنٹ دوڑتا ہوا محسوس ہوا
ز ہے وہ میرے دل پر اثر کر گئی دل پر ہلکا ہلکا جو ہے نے پھوار جیسی پڑتی ہے
اس قسم کی صورت ہو ئی تیسری کیفیت میری یہ ہو ئی کہ میں نے خواجہ غر
یب نوار کی مجھے زیارت ہو ئی میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ چشتیہ نسبت
جو ہے ۔

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 9

Time 04:37

ابدال کتنے ہو تے ہیں ؟

یہ سوال جو ہے یہ شعبہ تکمیل یا ایڈمیشن سے متعلق یہاں اللہ تعالیٰ کے دو
نظام چل رہے ہیں ایک نظام تو اللہ تعالیٰ نے فر مایا میں زمین پر اپنا نا ئب بنانے
والا ہوں فر شتوں سے کہا کہ اسے سجدہ کرواور شیطان نے اسے سجدہ نہیں
کیا اور مجرم قرار اس نیابت اور خلافت کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے یہ بتا ئی کہ اللہ
نے اس کو اپنی صفات کا علم سیکھا یاایسا علم آدم کو سیکھاد یا جو فرشتے بھی
نہیں جانتے اورفر شتوں نے یہ اقرا ر کہ صاحب آپ نے ہمیجتنا سیکھا دیا ہم تو
اتنا ہی جا نتے ہیں یہ نیا بت ہے ایک چیز ایک چیز ہے پیغمبر ی اللہ تعالیٰ نے
پیغمبر بھیجے تا کہ وہ لوگوں کو شیطانی طرز فکر سے شیطانی کا موں سے بچنے
کی ہدا یت دے اور یہ بتا ئیں کہ یہ بتائیں کہ یہ شیطا نیت ہے اور دو سررا ستہ
یہ ہے کہ وہ یہ بتا ئیں صرا ط مستقیم ہے اور اللہ کا نصف پیغمبر جو یہاں
مبعوث ہو ئے ہیں وہ انسان کو اچھا ئی اور برا ئی کی تمیز علمی اعتبار سے اور
اسی علمی اعتبار سے جب وہ اچھا ئی اور برا ئی کی تلقین کر تے ہیں تو اس کو
قرآن کتاب کے حوالے سے یعنی قرآن زیر بحث آتا ہے کسی پیغمبر نے یہ نہیں کہا
کہ میں یہ اپنی طر ف سے بتا یا کہ بھئی اللہ تعالیٰ ایسا چا ہتے ہیں اللہ تعالیٰ
نے ایسا کہا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعے کہا تو یہ ایک ہے اس کو کہتے ہیںدورد
ہدا یتیے ایک شعبہ ہے دورد ہدا یت کا دو سرا یعنی جس طرح یہاں جب تک کو
ئی صدر نہ ہو کمشنر نہ ہو کو ئی نظام نہیں چلتا یہی صورت دراصل اللہ
تعالیٰ کی کا اپی ہے عکس ہے جو اللہ تعالیٰ نے اوپر قائم کیا ہوا ہے اس کو چلا
نے والے جو ہیڈ ہیں بڑے یا کی پو سٹ پر کام کر نے والے ہیڈ جو ہیں ان کو ابدال
کہا جا تا ہے اور ان کی تعداد ستر ہو تی ہے اور ستر میں اس کی تقسیم اس
طر ح ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ہو تے ہیں کچھ حضرت الیاس
علیہ السلام کے ساتھ ہو تے ہیں کچھ حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھ یہ پھر
ایک کیوں ہو تے ہیں کیا ہو تے ہیں بر حال ستر ہو تے ہیں اور یہ کی پو سٹ
لیکن ان کی حیثیت یہ ہے کہ وہ اسی دنیا میں پیدا ہو تے ہیں اسی دنیا میں عمر
گزارتے ہیں اور اسی دنیا میں ان کے اوپر موت بھی وارد ہو تی ہے جب موت
وارد ہو نے کی کچھ عرصے کے تحت ان کی جگہ دو سرے لوگ آجا تے ہیں ان میں
تبدیلی ہو تی رہتی ہے لیکن رہتے ستر ہی ہیں ہ یعنی ابد تک تو ہے یہ تو قانون
ہے ستر ابدال رہیں گے اب یہ نہیں ہے ایک ہی ابدال جو آج پیدا ہو گیا وہ ابد
تک رہے گا ہجب وہ پر دہ کر لیتے ہیں کچھ عرصے کے بعد ان کی جگہ دو سرا

بندہ آجا تا ہے ان کی تعداد ستر رہتی ہے تو نظام ہے بہت بڑا آگے سے ابدال ہے
کو چ ابدال ہے کتب عالم ہے مدار ہے مدار تفہیم ہے مدار تعلیم ہے آپ کا خدا
بھلا کر ے غوث ہے صحابہ خدمت ہے مخدوم شاہ ولایت ہے یہ بہت سارے نام
ہیں ان کے یہ ایڈمنسٹریشن ہے یہ ستر ہو تے ہیں جو کی پو سٹ پر ہو تے
... ہیں اور وہ بدلتے رہتے ہیں ۔ اختتام

★★★★★★★